شذرات

ایک قوم کے ماضی اور حال میں اگر ذہنی، جذباتی، ثقافتی اور تہذیبی ارتباط قائم رہے تو اس سے اس کی زندگی کے بہاؤ میں تسلسل رہتا ہے۔ اور اسے اپنے خوش آئند مستقبل کی تعمیر میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ اپنی بساط کے مطابق مسلمانانِ پاکستان کے ماضی و حال میں اسی ارتباط کے قیام و استحکام کے لیے علمی طور پر کوشش کر رہا ہے۔ ہمارے ماضی قریب میں حضرت شاہ ولی اللہ، اُن کے بعد مجاہدین، جنھیں تاریخ میں خواہ مخواہ وہابیوں کا نام دیا گیا۔ پھر سر سید اور ان کے نامور عالم و ادیب ساتھی مولانا حالی و مولانا شبلی اور اسی دور کے ایک مشہور مصنف اور مدبر سید امیر علی گزرے ہیں۔ آج ہمارا جو فکری، علمی، تہذیبی اور اس کے نتیجے میں اجتماعی و سیاسی حال ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ یہ سب ہمارے ماضی قریب کے ان بزرگوں کی علمی و عملی اور دینی و اجتماعی کوششوں کی پیداوار ہے۔ ادارہ نے اپنے ان بزرگوں کی ہمہ جہتی کوششوں سے قوم کی موجودہ نسلوں کو متعارف کرانے کا جو پروگرام بنایا ہے، اور جس کا ان صفحات میں ذکر ہو چکا ہے، اُس سلسلے کی بعض مطبوعات اس ماہ شائع ہو گئی ہیں۔

'سید احمد خاں'، 'مسلم بنگال کے مجاہدینِ آزادی'، 'اسلامی کلچر کے بعض پہلو' —— یہ تین کتابیں انگریزی میں ہیں۔ ہماری ملی تاریخ میں سرسید کا جو ایک اصلاحی و تجدیدی اور تعمیری کردار ہے، اول الذکر کتاب میں اس پر خاص طور سے زور دیا گیا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ سید امیر علی اپنے وطن میں اتنے مشہور نہیں جتنے باہر کی دنیا میں۔ اردو میں سب سے پہلی بار اُن پر ایک مفصل کتاب ادارہ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ امام اشعری کا علم الکلام مسلمانوں کے ہاں سب سے زیادہ مقبول رہا ہے۔ اُن کی مشہور کتاب 'مقالات الاسلامیین' کا دوسرا حصہ چھپ گیا ہے۔ خاندانی منصوبہ بندی ہمارے لیے ایک اہم معاشی مسئلہ ہے۔ شرعی لحاظ سے اس مسئلے کی کیا حیثیت ہے، ایک کتاب اس موضوع پر بھی شائع کی گئی ہے۔ کئی اور کتابیں اس وقت زیر طبع ہیں، جن میں 'ارمغان حالی' اور سید امیر علی کی انگریزی کتاب 'سپرٹ آف اسلام' کا اردو ترجمہ جلد ہی شائع ہو جائے گا۔